خدام الاحمدیہ کے گزشتہ چار سالہ دور پر ایک طائرانہ نظر

(مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود ایم۔اے)

۱۹۳۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں نوجوانوں کی اصلاح و تربیت کے لئے ایک تنظیم قائم فرمائی۔ ابتداء میں اس مجلس میں قادیان کے نوجوانوں کی شمولیت بھی طوعی تھی لیکن کچھ عرصہ بعد اس کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر حضورؓ نے نہ صرف یہ کہ اس میں نوجوانوں کی شمولیت لازمی کر دی بلکہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداروں اور نوجوانوں کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے مقامات پر نوجوانوں کی مجالس قائم کر کے منظم کی جائیں۔ عہدیداران اور والدین کو تلقین فرمائی کہ نوجوانوں کو اس بابرکت تنظیم سے وابستہ کریں۔ رفتہ رفتہ مجلس کا کام بڑھتا گیا، قوانین ڈھلتے رہے، منصوبے تیار ہوتے رہے اور ان پر عملدرآمد ہوتا رہا اور جماعت کے متعدد بزرگوں اور مخلص کارکنوں کو اس تنظیم میں کام کرنے کا موقع ملتا رہا۔ مجلس کو یہ شرف حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک لمبے عرصہ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس کی کرسی صدارت پر متمکن رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم میر داؤد احمد صاحب کو بھی مجلس کی قیادت کرنے کا اعزاز حاصل رہا۔ اس عرصے میں مجلس کا ارتقائی عمل جاری رہا۔ نومبر ۱۹۶۲ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو صدر مجلس مقرر فرمایا اور ۱۹۶۴ء میں دوبارہ اس تقرر کی توثیق فرمائی۔ اس طرح صاحبزادہ صاحب موصوف مسلسل چار سال تک مجلس کے صدر رہے۔

اگر مجلس کے گزشتہ چار سال کے اعداد و شمار کا مطالعہ کیا جائے تو ایک سرسری سی نگاہ ڈالنے ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ مجلس نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس عرصے میں نمایاں ترقی کی ہے اور یہ ترقی کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے نمایاں ہے

مجلس کے قیام کے اغراض و مقاصد پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چند بنیادی مقاصد کے علاوہ متعدد ذیلی مقاصد جو اس مقصد کے حصول کے لئے لازمی ہیں اس اہم ترین ذیلی تنظیم کے پروگرام میں شامل ہیں۔ اصل مقصد اور غرض و غایت تو یہی ہے کہ ہر نوجوان کا اللہ تعالیٰ سے کامل ذاتی تعلق قائم ہو جائے۔ خشیت اللہ

اور تقویٰ اللہ سے جو رحمتیں، برکتیں اور نعمتیں وابستہ ہیں اُن سے ہر نوجوان کو وافر حصہ ملے ——— تا وہ اسلام اور احمدیت کے مقاصد کی دامے، درمے، سخنے یا حالی، مالی اور قالی خدمت بجا لا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی غرض و غایت کو پورا کر سکے۔ یہ مقصد جتنا اہم ہے اتنا ہی محنت طلب بھی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ نوجوان صحیح اسلامی عقاید سے آگاہ ہوں۔ ان کی دوسرے ادیان اور فلسفوں پر برتری اور فضیلت کا علم رکھتے ہوں۔ عقائد پر یقینِ کامل کے ساتھ ساتھ تعلق باللہ کے لئے صوم و صلوٰۃ کے پابند ہوں۔ ذکرِ الٰہی اور درود شریف کا ذوق رکھتے ہوں۔ اسلامی شعار کا احترام کرنے والے اور محرمات سے اجتناب کرنے والے ہوں، جن کا ظاہر بھی مومن ہو اور باطن بھی مومن ہو۔ پھر اخلاقِ فاضلہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں۔ اس کے علاوہ محنت، وسعتِ نظر، بلند نگاہی، ذہانت، صفائی، نظافت، عزتِ نفس، مطالعہ کی عادت، سادگی، صحت مندانہ مشاغل میں دلچسپی، مسابقت کی رُوح، غرض وہ سب خصوصیات ان میں موجود ہوں جو کردار اور سیرت کی پختگی، عظمت اور دلکشی کے لئے ضروری سمجھی جاتی ہیں ——— اس قسم کے نوجوان پیدا کرنا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا کام ہے۔ اس انفرادی اصلاح، نشو و نما اور تعمیر کے کام کو اجتماعی بنیادوں پر چلانے کے لئے تنظیم کے اثرات کو استعمال کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے تنظیمی ڈھانچے کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانا ضروری ہو جاتا ہے اور کسی تنظیم کی ترقی کا جائزہ لینے کے لئے نگاہ تنظیم کی کارکردگی اور اس کے اعداد و شمار پر پڑتی ہے۔

گزشتہ سالوں اور خصوصاً چار سالہ دَور کے اعداد و شمار کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر احمدی نوجوان آسانی سے اس خوش کُن نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ مجلس نے بفضلہٖ تعالیٰ نمایاں ترقی کی ہے۔ اس طرح اس کا سرِ نیاز تشکّر و امتنان کے جذبات کے ساتھ خدائے واحد کے سامنے جھک جانا چاہیئے۔ یہ اعداد و شمار پیش کرنے سے دو اغراض ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہم خدائے رحیم و کریم کا شکر بجا لائیں تا وہ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور اپنی سُنّت کے مطابق اس کے نتائج اور ثمرات کو اور بڑھائے۔ دوسرے یہ کہ ہماری احساس کی دنیا میں یہ صدا گونج سکے کہ ؎

"نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز"

کیونکہ ابھی ہمیں اُس معیار تک پہنچنے کے لئے جو اس مجلس کے شایانِ شان ہے، ہر شعبے میں بہت زیادہ، بہت زیادہ ترقی کی مزید ضرورت ہے۔

مجلس نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اِس عرصے میں ہر لحاظ سے ترقی کی ہے۔ مثلاً
(۱) مجلس کا تنظیمی ڈھانچہ مضبوط سے مضبوط تر ہوا ہے۔
(۲) اکثر بیرونی مجالس میں پہلے کی نسبت زیادہ سرگرمی و جوشِ عمل پیدا ہوا ہے اور تنظیم مستحکم ہوئی ہے۔
(۳) مجالس کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔
(۴) رکنیت میں اضافہ ہوا ہے۔
(۵) مجالس سے روابط میں ترقی ہوئی ہے۔ (مراسلات، سرکلر، اعلانات، دورہ جات۔ غرض ان تمام وسائل سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسعت کے ساتھ استفادہ کیا گیا ہے۔)
(۶) مرکزی اجتماعات میں شرکت کرنے والے خدام اور مجالس کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔
(۷) بیرونی مقامات پر تربیتی اجتماعات اور کلاسز کا کثرت سے اہتمام کیا گیا ہے۔
(۸) ضلعی اور علاقائی نظام اور زیادہ مستحکم ہو گیا ہے جس سے کارکردگی پر خوشگوار اثر پڑا ہے۔
(۹) مجالس کی کارکردگی کی مرکز میں موصول ہونے والی رپورٹوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔
(۱۰) بجٹ میں ترقی ہوئی ہے۔
(۱۱) مجلس مرکزیہ کے ترجمانوں "خالد" اور "تشحیذ" کی اشاعت اور اُن کے ذریعہ آمد میں ترقی ہوئی ہے۔
(۱۲) مجلس کو بعض خاص مطبوعات کی اشاعت کی توفیق ملی ہے۔
(۱۳) اطفال الاحمدیہ کی تنظیم نے نمایاں ترقی کی ہے۔
(۱۴) مجالس کی بیداری کے نتیجہ میں دفتر مرکزیہ کا کام بڑھ گیا۔ اس کارکردگی کو اور زیادہ بہتر بنانے کے لئے دفتر کے عملہ میں اضافہ کیا گیا۔
(۱۵) تعمیرِ ہال کے سالہا سال پرانے خواب کے شرمندۂ تعبیر ہونے کی صورت پیدا ہوئی۔

اب اعداد و شمار ملاحظہ فرمائیے۔ یہاں یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہماری مجالس میں سے دو سَو کے قریب شہری، یا نیم شہری مجالس ہیں۔ باقی چار سَو سے زائد مجالس دیہات سے تعلق رکھتی ہیں۔ مرکز کو زیادہ تر شہری اور منظم دیہاتی مجالس کی کارگزاری کی رپورٹیں ملتی رہتی ہیں۔ باقی مجالس میں کام تو ہوتا ہے مگر وہ اس سے مرکز کو باخبر نہیں رکھتیں اس لئے سالانہ رپورٹ میں خدمتِ خلق، تعلیم، تربیت اور دیگر شعبہ جات کے جو اعداد و شمار پیش ہوتے ہیں وہ عملی زاویۂ نظر سے تقریباً دو صد مجالس کی کارگزاری کا عکس ہوتے ہیں۔ اس خاکے میں میں نے خدمتِ خلق وغیرہ کے اعداد و شمار اسی غرض سے نہیں دیئے۔ بلکہ بنیادی اعداد و شمار پر اپنے مضمون کی بنیاد رکھی ہے جنہیں درحقیقت ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں مجلس کی ترقی کا تھرمامیٹر

کہہ سکتے ہیں ——!

تعداد مجالس خدام الاحمدیہ میں ترقی:-

سنہ	تعداد مجالس سال گزشتہ	نئی قائم ہونیوالی مجالس	بند ہونے والی مجالس	سال کے آخر میں کل مجالس کی تعداد
۱۹۶۰-۶۱ء	۵۳۵	۲۰	۱۹	۵۳۶
۱۹۶۱-۶۲ء	۵۳۶	۳۷	۱۴	۵۵۹
۱۹۶۲-۶۳ء	۵۵۹	۴۵	۱۲	۵۹۲
۱۹۶۳-۶۴ء	۵۹۲	۶۲	۸	۶۴۶
۱۹۶۴-۶۵ء	۶۴۶	۳۸	۷	۶۷۷
۱۹۶۵-۶۶ء	۶۷۷	۳۹	۱۹	۶۹۷

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے والوں کی تعداد:-

(آخری دن کی تعداد)

سنہ	مقامی خدام	بیرونی خدام	میزان
۱۹۶۱ء	۱۰۰۸	۴۶۱	۱۴۶۹
۱۹۶۲ء	۱۱۸۰	۸۳۷	۲۰۱۷
۱۹۶۳ء	۱۴۱۲	۱۰۸۰	۲۴۹۲
۱۹۶۴ء	۱۴۷۱	۱۳۴۶	۲۸۱۷
۱۹۶۵ء	ہنگامی حالات کے پیش نظر اجتماع منعقد نہ ہو سکا۔ صرف مجلس شوریٰ کی کاروائی ہوئی جس میں ۲۰۵ نمائندوں نے شرکت کی۔		
۱۹۶۶ء *	۱۰۶۵	۶۹۸	۱۷۶۳

* یہ اجتماع چونکہ کیمپنگ کی صورت میں تھا اسلئے شامل ہونیوالے خدام کی تعداد میں کمی واقع ہوگئی۔

بیرونی مجالس کے تربیتی اجتماع اور کلاسز:-

سنہ	تربیتی اجتماع	تربیتی کلاسز
۱۹۶۱-۶۲ء	۴	۱۵
۱۹۶۲-۶۳ء	۹	۲۱
۱۹۶۳-۶۴ء	۱۲	۶۵
۱۹۶۴-۶۵ء	۳*	۳۳*
۱۹۶۵-۶۶ء	۶	۴۱

* ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے تربیتی اجتماع و تربیتی کلاسز پر اثر پڑا۔

دورہ جات:-

سنہ	صدر مجلس	اراکین مجلس عاملہ و نائب مہتمین	مراقبون	متفرق اصحاب
۱۹۶۱-۶۲ء	۷	تعداد معین نہیں ہو سکی	۴۶۹ دورے	.. ..
۱۹۶۲-۶۳ء		"	۴۰۵ "	
۱۹۶۳-۶۴ء	۳۵	۴۳	۵۶۰ "	۴۰
۱۹۶۴-۶۵ء	۲۷	۶۰	۹۲۵ "	۳۰
۱۹۶۵-۶۶ء	۲۶	۲۰	۵۱۶	۳۲

خطوط :-

سنہ	دفتر میں موصول ہونیوالے خطوط	دفتر کی طرف سے جوابات	صدر مجلس کی طرف سے جوابات	سرکلرز
۱۹۶۱-۶۲ء	۳۹۹۲	۱۹۳:۳	*	*
۱۹۶۲-۶۳ء	۵۱۳۸	۲۸۳۲۴	۳۲۳۰	۶۴
۱۹۶۳-۶۴ء	۶۷۲۵	۲۷۶۵۵	۲۳۴۵	۶۸
۱۹۶۴-۶۵ء	۷۷۶۵	۳۴۱۴۱	۳۵۴۸	۳۸
۱۹۶۵-۶۶ء	۸۷۷۱	۴۶۲۷۴	۴۴۹۹	۴۹

* صحیح اعداد و شمار نہیں مل سکے۔

مالی ترقی :-

سنہ	چندہ مجلس		سالانہ اجتماع		تعمیر		اطفال		صیغہ امانت	
	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد	بجٹ	آمد
۱۹۶۰-۶۱ء	۲۵۲۰۰	۲۱۸۵۳	۵۲۰۰	۵۰۸۴	۲۲۹۳۰	۵۴۴۴	۹۰۰	۱۰۵۱	۱۰۴۵۰	۷۰۰۲۱
۱۹۶۱-۶۲ء	۲۶۵۰۰	۳۴۶۹۹	۵۲۰۰	۵۸۰۵	۱۴۴۶۲	۱۲۰۶۷	۱۲۰۰	۱۸۸۷	۹۳۶۰	۶۱۵۸
۱۹۶۲-۶۳ء	۴۱۵۰۰	۵۶۶۹۴	۵۵۰۰	۵۶۰۸	۴۰۰۰۰	۱۰۷۶۴	۱۵۰۰	۴۴۴۷	۹۴۰۰	۱۰۶۷۵
۱۹۶۳-۶۴ء	۵۵۰۰۰	۶۳۹۴۷	۶۱۰۰	۶۸۲۷	۴۰۰۰۰	۱۹۲۳۳	۳۰۰۰	۴۱۱۱	۱۰۲۰۰	۱۰۸۰۱
۱۹۶۴-۶۵ء	۶۱۰۰۰	۶۶۴۰۳	۷۰۰۰	۷۶۲۷	۴۰۰۰۰	۴۷۹۴۵	۳۰۰۰	۳۶۰۳	۱۲۸۵۰	۱۴۷۲۸
۱۹۶۵-۶۶ء	۶۵۰۰۰	۷۵۲۰۵	۸۰۰۰	۸۸۴۱	۱,۰۰,۰۰۰	۶۴۵۵۲	۲۵۰۰	۳۶۳۸	۱۴۶۵۰	۱۱۰۹۸

ان اعداد و شمار سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مجلس نے خدا کے فضل و کرم سے نامساعدتِ حالات کے باوجود کس حد تک ترقی کی ہے۔ ان کے علاوہ اس دَور کی بعض خاص کامیابیاں اور نمایاں ترقیات ایسی بھی ہیں جن کے تذکرے کے بغیر یہ مضمون نامکمل رہے گا۔ اس لئے اختصار کے ساتھ ان نمایاں پہلوؤں کی طرف ضمنی اشارے ضروری ہیں۔

بعض خاص مطبوعات :-

عرصہ زیر نظر کی ایک اور قابلِ ذکر خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مجلس کے نشر و اشاعت کے کام میں نمایاں ترقی ہوئی ہے "خالد" اور "تشحیذ" مجلس کے دو ترجمان ہیں جن کے ظاہری اور معنوی معیار کو مشکلات اور قحط الرجال کے باوجود بلند کرنے کی کامیاب کوششیں جاری رہی ہیں۔ اس دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے "تشحیذ الاذہان" نے خاص ترقی کی ہے اور اب احمدی بچوں اور احمدی گھرانوں میں پہلے کی نسبت کہیں زیادہ دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح پہلے کی نسبت "خالد" میں بھی مثبت فرق پڑا ہے۔ اور یہ حقیقت اپنی جگہ وزن رکھتی ہے کہ ان جرائد کے مدیران پیشہ ور صحافی نہیں بلکہ تدریس، تبلیغ اور دفاتر کے انتظامی کاموں میں معروف رہتے ہیں اور کچھ طالب علم ہیں اور ساتھ ساتھ وقت نکال کر ان جرائد کو چلانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس پس منظر کی روشنی میں ان دونوں جرائد کے معیار میں ترقی کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔

خالد نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پچاس سالہ دورِ خلافت کی یاد میں ایک ضخیم اور معلومات "خلافتِ ثانیہ نمبر" دو ہزار کی تعداد میں دسمبر ۱۹۶۴ء میں شائع کیا تھا۔ جسے خدا کے فضل و کرم سے مقبولیت نصیب ہوئی اور اہلِ ذوق کی طرف سے اس "نذرانۂ عقیدت" پر حوصلہ افزا تعریفی کلمات مجلس کو موصول ہوئے۔

رسائل کی ترقی کے علاوہ مجلس کو سرکلرز، پمفلٹ، کارڈ وغیرہ کی اشاعت کے علاوہ مندرجہ ذیل رسائل اور کتب پیش کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا:-

(۱) کتابچہ "دینی معلومات"۔ (متعدد ایڈیشن شائع ہوئے)

(۲) "کامیابی کی راہیں" چار حصے۔ (چار سالوں میں تین ایڈیشن شائع ہوئے)

(۳) "ورزش کے زینے"۔ (صحتِ جسمانی سے تعلق رکھنے والے امور)

(۴) "طفلِ امروز قائدِ فردا"۔ (شعبۂ اطفال الاحمدیہ کا تعارف)

(۵) "احادیث الاخلاق"۔ (اخلاقی درستی اور اصلاح کے لئے احادیث کا مجموعہ)

اس کے علاوہ مرکز نے بعض مجالس کی بھی موزوں لٹریچر شائع کرنے پر حوصلہ افزائی کی۔ چنانچہ مجلس مقامی نے اس عرصے میں متعدد عمدہ کتابچے شائع کئے۔ جن میں جماعت احمدیہ اور اس کے نقاد "خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ مجلس کراچی کا "سووینیر" ہر سال سابقہ کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ خدام الاحمدیہ کے پچیس سال مکمل ہونے پر مجلس کراچی نے اس کا ایک خصوصی شمارہ شائع کیا جس میں مجلس کی پچیس سالہ مساعی پر ایک نظر ڈالی گئی۔ اسی طرح مجلس لاہور کو "فاروق"

کی شکل میں ایک نظر افروز جریدہ شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اِس جائزے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مجلس کے اشاعتی کام میں بھی ترقی ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مرکزی ترجمان "خالد" و "تشحیذ"

سنہ	کُل آمد سالانہ
سنہ ۱۹۶۱-۶۲ء	۶۱۵۸
سنہ ۱۹۶۲-۶۳ء	۱۰۶۷۵
سنہ ۱۹۶۳-۶۴ء	۱۰۸۰۰
سنہ ۱۹۶۴-۶۵ء	۱۳۸۶۱
سنہ ۱۹۶۵-۶۶ء	۱۱۰۹۸

اطفال الاحمدیہ کی ترقی

"اطفال" کی اہمیت واضح ہے۔ خدام الاحمدیہ جس طرح "انصار اللہ" کی نرسری ہیں۔ اسی طرح "اطفال الاحمدیہ" خدام الاحمدیہ کی نرسری ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اطفال کی اہمیت کے پیشِ نظر خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی احمدی بچوں کی بھی ایک تنظیم بنا دی تھی تا ان میں نمازوں کی پابندی، اخلاقِ حسنہ اور دینی کاموں میں شوق اور دیگر اچھی عادات پیدا کی جا سکیں۔ اِس تنظیم کی نگرانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سپرد ہے۔

گزشتہ چار سالہ دَور میں اطفال الاحمدیہ کے شعبے نے نمایاں ترقی کی ہے۔ بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس شعبے کو ازسرِ نو زندگی ملی اور کارکردگی اور فعالیت کے لحاظ سے ایک خاص معیار تک جا پہنچا۔ بیرونی مقامات پر اطفال الاحمدیہ کی مجالس کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہوا۔ اُن سے رابطہ کا معیار بھی بلند ہوا۔ ان کی اپنی نگرانی کے نظام میں بھی بہتری ہوئی۔

کارکردگی کا بہتر ہونا اس فعالیت کا طبعی تقاضا تھا۔ چنانچہ بجٹ نے ترقی کی۔ کارگزاری کی رپورٹس کی تعداد

٭ اس سال "خلافتِ ثانیہ نمبر" دو ہزار کی تعداد میں شائع ہوا اس کی وجہ سے آمدنی میں خاصہ اضافہ ہوا۔

میں اضافہ ہوا۔ مرکزی اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ موٹر رنگ میں بعض نئے تجارب کا آغاز ہوا۔

تعداد مجالس اطفال الاحمدیہ

سنہ	تعداد مجالس
سنہ ۱۹۶۱-۶۲ء	۲۲۲
سنہ ۱۹۶۲-۶۳ء	۲۲۲
سنہ ۱۹۶۳-۶۴ء	۳۲۵
سنہ ۱۹۶۴-۶۵ء	۳۴۹
سنہ ۱۹۶۵-۶۶ء	۳۶۰

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد

(آخری دن کی حاضری)

سنہ	مقامی اطفال	بیرونی اطفال	میزان
سنہ ۱۹۶۱ء	۵۰۰	۷۵	۵۷۵
سنہ ۱۹۶۲ء	۷۰۰	۱۱۶	۸۱۶
سنہ ۱۹۶۳ء	۹۰۰	۳۷۰	۱۲۷۰
سنہ ۱۹۶۴ء	۱۲۴۰	۶۱۲	۱۸۵۲
سنہ ۱۹۶۵ء	ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماع نہ ہو سکا۔		
سنہ ۱۹۶۶ء	۱۰۵۷	۵۱۲	۱۵۶۹

اطفال کے امتحانات

۱۹۶۲ء میں احمدی بچوں کی دینی معلومات میں وسیع پیمانے پر اضافہ کرنے کے لئے اطفال کے امتحانات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس سکیم کے تحت ہر طفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ باری باری چاروں امتحان — ستارۂ اطفال، ہلالِ اطفال، قمر اطفال، بدرِ اطفال پاس کر کے تمغہ "بدر اطفال الاحمدیہ" حاصل کرے۔ یہ چاروں امتحان ہر سال ماہ مئی کے آخر میں منعقد ہوتے ہیں۔ مرکز کی طرف سے سوالات پر مشتمل پرچے بھجوائے جاتے ہیں جن کے جوابات جانچنے کے بعد نتائج مرتب کئے جاتے ہیں۔ مسابقت کی رُوح بڑھانے کے لئے اوّل، دوم اور سوم آنے والے بچوں کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی اجتماع میں انعامات دیئے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں ایک اور قابلِ ذکر امر یہ بھی ہے کہ ان امتحانات کے نصاب پر مشتمل باتصویر کتابیں "کامیابی کی راہیں" چار حصوں میں شائع کی گئی ہیں۔ یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی ہے۔ کتاب "کامیابی کی راہیں" کے تین ایڈیشن شائع ہو کر بک چکے ہیں۔ احمدی بچوں کے لئے یہ سکیم نہایت مفید ہے اور اطفال الاحمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم کارنامہ ہے اور اس میں حضرت صدر مجلس کی گہری ذاتی دلچسپی کو خاص دخل ہے۔

یومِ والدین

بچے قوم کی امانت ہیں۔ ان کی تربیت و اصلاح کا کام جتنا نازک اتنا بلکہ اُس سے بڑھ کر دشوار بھی ہے اور اس میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تربیتی اور اصلاحی کاوشوں کے علاوہ والدین، اساتذہ اور دیگر اصحاب کے مخلصانہ اور مرتبانہ سرگرم تعاون کی ضرورت ہے۔ جب یہ ساری طاقتیں مل کر بچوں کی تربیت و اصلاح کے کام میں اپنا اپنا اہم کردار ادا کریں تو خدا کے فضل و کرم سے عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں اور محنت ٹھکانے لگ سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں والدین کے تعاون کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ بچوں کو والدین کے حقوق اور والدین کو بچوں کی تربیت کے ضمن میں عاید ہونے والے فرائض سے آگاہ کرنے کے لئے جناب صدر مجلس نے ہر ششماہی میں ایک مرتبہ "یومِ والدین" منعقد کرنے کی مجالس کو تلقین فرمائی — خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان تقاریب کا ایک سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے اور اس کے مفید نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے ہال کی تعمیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۰ء میں شوریٰ خدام الاحمدیہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کی تعمیر کا منصوبہ منظور فرمایا تھا۔ اس تعمیری کام کے لئے پچاس ہزار روپے کے خرچ کا اندازہ تھا لیکن رقم کی فراہمی کی رفتار سست رہی اور ۱۹۵۲ء میں دفتر کے کمرے اور سٹور وغیرہ تیار کئے جا سکے۔ ۹ر فروری ۱۹۵۲ء کو سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس عمارت کا افتتاح ۹ر اپریل ۱۹۵۲ء کو ہوا۔ بعد ازاں اس عمارت کی چار دیواری مکمل کی گئی۔ پھر ۱۹۵۵ء میں مزید دو کمرے بنوائے گئے۔ اس عمارت کے علاوہ ایک موزوں ہال تعمیر کرنے کی ضرورت باقی تھی اور حضور نے اس کی طرف بارہا توجہ دلائی تھی۔

۱۹۶۰ء میں محترم میر داؤد احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے اس کام کی طرف توجہ کی لیکن ہال کا پہلا نقشہ ضروریات کے لئے ناکافی تھا۔ چنانچہ از سرِ نو نقشہ بنوایا گیا جس پر دو لاکھ روپے خرچ آنے کا اندازہ لگایا گیا۔

۲۰ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ازراہِ کرم اس کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس سال محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب خدام الاحمدیہ کے صدر مقرر ہوئے۔ یہ دوسرا نقشہ بھی خدام الاحمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر ناکافی تھا۔ چنانچہ تیسری مرتبہ پھر نقشہ از سرِ نو تیار کروایا گیا۔ اس نقشے کے مطابق چار لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ لگایا گیا۔

۱۸ر اپریل ۱۹۶۵ء کو اس تعمیر کا آغاز کرنے کے لئے سنگِ بنیاد نصب کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی محترم صدر مجلس نے تین سو تیرہ روپے دینے والے تین سو تیرہ اصحاب کی سکیم کا اجراء فرمایا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ہال کے آغازِ تعمیر کی خبر ملاحظہ فرما کر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور اس سکیم کو بھی پسند فرمایا۔ حضور نے ازراہِ لطف وکرم اس غرض کے لئے ایک ہزار روپے بھی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو مقبولیت عطا فرمائی ہے۔ اس تحریک میں اب تک ۲۲۳ انفرادی وعدے، ۱۸ اجتماعی وعدے اور ۶۷ مجالس خدام الاحمدیہ کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ ۱۹۶ وعدہ جات سو فیصد وصول ہو چکے ہیں۔ تعمیر کا کام جاری ہے۔

یہ وسیع و عریض ہال ربوہ کا پہلا بڑا پبلک ہال ہے۔ تکمیل کے بعد جہاں دیکھنے میں انتہائی دلکش اور نظر افروز ہوگا وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں کا ایک موزوں و مناسب مرکز بھی ثابت ہوگا اور مجلس کی جملہ ضروریات بفضلہٖ تعالیٰ بطریقِ احسن پوری ہو سکیں گی۔ تربیتی کلاسز "اِن ڈور گیمز" اور دیگر تقاریب اس ہال میں منعقد ہو سکیں گی۔ کیونکہ زیرِ تعمیر عمارت "اسمبلی ہال"، "آڈیٹوریم" اور "جمنیزیم" وغیرہ کے طور پر استعمال ہو سکے گی۔

خدام الاحمدیہ کا زیرِ تکمیل عظیم منصوبہ ایک نظر میں

ہال :- طول = ایک سو چھیاسٹھ فٹ چھ انچ۔

عرض = چھیاسٹھ فٹ پونے چار انچ ـــــ بلندی = چالیس فٹ

سٹیج :- کُل رقبہ = ۴۰ فٹ × ۲۰ فٹ۔
انٹرنس ہال :- کُل رقبہ = ۲۷ فٹ × ۴۴ فٹ۔
کل نشستیں :- ہال = سولہ سَو
سٹیج = دو سَو
گیلری = دو سَو
کُل = دو ہزار

دفتر و مہمان خانہ :- (دو منزلہ عمارت) - ۱۲ کمرے
کُل رقبہ = ۶۱ فٹ × ۴۴ فٹ
(اس کے علاوہ چار کمرے سٹیج کے عقب میں تعمیر ہوں گے)

لائبریری و ریڈنگ روم :- (انٹرنس ہال کے اُوپر ہوں گے) کل رقبہ = ۴۷ فٹ × ۴۴ فٹ
طعام گاہ و مطبخ (ڈائننگ ہال و کچن) :- کُل رقبہ = ۴۵ فٹ × ۴۴ فٹ۔

اخراجات کا اندازہ چار لاکھ روپے۔

یہ تعمیری منصوبہ تین مرحلوں میں مکمل ہو گا۔ پہلے مرحلہ میں ہال، سٹیج، اس کے عقبی چار کمرے، برآمدہ، انٹرنس ہال اور غسل خانے وغیرہ مکمل ہوں گے۔ دوسرے مرحلے میں دو منزلہ دفتر اور گیسٹ ہاؤس کے بارہ کمرے، دارالمطالعہ اور کتب خانہ تعمیر ہوں گے۔ تیسرے مرحلے میں طعام گاہ اور نعمت خانہ وغیرہ کی تکمیل ہو گی۔ تعمیر کا یہ سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔

> ### "ایوانِ محمود"
> مجلس مرکزیہ کی تجویز اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے اس ہال کا نام حضرت بانی مجلس رضی اللہ عنہ کی یاد دلوں میں تازہ رکھنے کی خاطر "ایوانِ محمود" رکھا گیا ہے۔

اصل غرض و غایت کی طرف توجہ

جیسا کہ مضمون کے آغاز میں عرض کیا گیا ہے، مجلس کے قیام کی غرض و غایت بہت بلند ہے۔ تنظیم اور اس کا مظاہرہ اس کا آخری مقصد نہیں بلکہ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے وسائل ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جہاں تنظیم اور اس کی اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی وہاں یہ حقیقت بھی الم نشرح کر دی کہ اپنی تمام اہمیت اور افادیت کے باوجود یہ اصل چیز نہیں۔ یہ قشر ہے مجلس کی رُوح کی حفاظت کے لئے جس کا قیام اور استحکام ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہاں نظام کی اطاعت اور استحکام کی طرف توجہ کی گئی وہاں اصل روح کو ہمیشہ ملحوظ نظر رکھا گیا اور مجلس مرکزیہ کی پالیسی میں اسے سب سے زیادہ اہمیت دی گئی۔ نوجوانوں میں خشیت اللہ و محبتِ رسولؐ کو تیز سے تیز تر کرنے میں پوری کوشش کی گئی۔ نوجوانوں میں ذکرِ الٰہی، عبادات سے شغف اور دینی ذوق پیدا کرنے کی طرف توجہ کی گئی۔ اسی طرح اسلامی اخلاق سے سیرت کے خاکوں میں رنگ بھرنے پر پورا زور دیا گیا۔ باطنی اصلاح اور تزکیہ نفوس

کے ساتھ اسلامی شعار کے احترام کا جذبہ بھی نوجوانوں میں اُبھارنے کی مہم چلائی گئی۔ "مومن باطن" کے ساتھ ساتھ "مومن شکل" کا نعرہ بلند کیا گیا۔

..... اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ محدود وسائل کے باوجود مجلس کو اس بارے میں خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے اور نوجوانوں میں اسلامی اخلاق اور اسلامی شعار کی طرف میلان بڑھ گیا ہے۔ کئی نئی جبینیں لذتِ سجدہ سے آشنا ہوئی ہیں ـــــ اور اب اُن پر داغِ سجود مثالِ ماہ چمکتا ہے ـــــ کئی نئے چہرے ایسے ہیں جو شعارِ اسلامی کے حُسن کے امین بن چکے ہیں ـــــ اور ان کی باتیں ہوا میں بے اثر ہو کر منتشر ہونے کی بجائے اب اغیار کے دلوں میں اُتر جاتی ہیں ـــــ کئی نوجوان جدید تہذیب کی بے راہ روی کے خوفناک گرداب سے نکل کر اسلامی تمدن کے محفوظ سفینے میں آبیٹھے ہیں اور مخالف لہروں کا منہ موڑ رہے ہیں ـــــ بعض نئی آنکھیں اب یادِ خدا سے نم ہو جاتی ہیں ـــــ کئی نئے دلوں کی دھڑکنوں میں انسانیت کے محسنِ اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کی وجہ سے ایک نئی قسم کا ارتعاش پیدا ہو چکا ہے۔ ـــــ کئی نئے دماغ اب اسلام اور احمدیت کے درد کے گہرے احساس میں ڈوب کر سوچنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ـــــ خدمتِ خلق اور سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں بے لوث انہماک کی رُوح کئی نئے قالبوں میں جاگزیں ہوئی ہے ـــــ اس قسم کے اور بہت سے انقلابات ہیں جو بعض نئے نوجوانوں میں برپا ہوئے ہیں۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو اعداد و شمار میں ظاہر نہیں ہو سکتیں۔ جن کے گراف اس مادی دنیا میں نہیں بن سکتے۔ لیکن دیکھنے والی آنکھیں ـــــ محسوس کرنے والے دل ـــــ اور سوچنے والے دماغ ان اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ـــــ

لیکن یہ ہماری مجلس کی آخری منزل نہیں کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں۔ ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ چند احمدی نوجوانوں کی اصلاح ہمارا مقصد نہیں، تمام احمدی نوجوانوں اور تمام دنیا کی اصلاح ہمارا مطمحِ نظر ہے۔ خصوصاً ہر احمدی نوجوان کے ظاہر اور باطن کو حقیقی اسلامی رُوح سے ہم آہنگ کر دینا ہمارا مقصد ہے ـــــ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ابھی بڑی جدّ و جہد کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اِن نیک عزائم میں کامیاب فرمائے (آمین) ✦